OPEN ACCESS
Al-Qamar
ISSN (Online): 2664-4398
ISSN (Print): 2664-438X
www.alqamarjournal.com

عیسائیت کا عقیدۂ کفارہ: اسلامی تعلیمات کی روشنی میں ایک مطالعہ

The Christian Doctrine of Atonement: A Study in the Light of Islamic Teachings

Mujahid Hussain
Doctoral Candidate Islamic Studies, Qurtuba University, D. I. Khan
Liaqat Ali
Doctoral Candidate Islamic Studies, Qurtuba University, D. I. Khan
Prof. Dr. Aslam khan
Department of Islamic Studies, Qurtuba University, D. I. Khan

Abstract

Atonement belief is the basic religious faith of Christianity .This faith is not found in The Bible .so this faith or belief is made by saint Paul .According to this faith all human being are born with original sin of Adam and eve . To save all human beings from original sin, ALLAH has sent his lonely son in the shape of man to scarify and to save humanity from hell .by believing this atonement Christian will not do good deed of shariah so they just believe on that Jesus who sacrificed himself and all of us are washed out from sins .and those who do not believe on the Jesus as savior will eventually go to the hell ,in view of all those belief of Christianity Islam has strong system of justice that no one cannot be punished by the sin of their ancestors, so Islam has strongly condemned all those false belief of Christian ,and gave them the right path to follow. In Islam prophet Jesus is believed as true prophet of Allah ,and He was born without father as a miracle .Christianity is now the world's biggest religion made up of almost on the pillars of saint Paul.

Keywords: Begging of sin, Adam s punishment, crucifixion of Jesus, human is born sinful, just one person's sacrifice, Rational reasoning

CC BY

تمہید

عقیدہ کفارہ عیسائیت کا بنیادی عقیدہ ہے اگر یوں کہا جائے کہ موجودہ عیسائیت، سارا کا سارا عقیدہ کفارہ کے گرد گھومتا ہے۔ جس کی بنیاد سینٹ پال نے رکھی تھی۔ جس کا بنیادی مفروضہ مسیح علیہ السلام کی مصلوبیت کے بعد منظر عام پر آیا ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو رومی حکومت نے مصلوب کرنا چاہا جس کی بنیادی وجہ یہود کی مخالفت تھی۔ اس وقت کے رومی بادشاہ پیلاطوس نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو مصلوب کرنے کا حکم جاری کر دیا تھا۔ دوسری طرف اس وقت عید فسیح قریب تھا۔ جس کی وجہ سے یہود کو مسیح علیہ السلام کو مصلوب کرنے کی جلدی تھی۔ تین دن تک پورے ملک میں اندھیرا چھایا رہا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی جس حواری نے مخبری کی تھی۔ اسی کو حضرت مسیح علیہ السلام کا صلیب اٹھانے کا کہا گیا تھا۔ کیوں کہ مسیح علیہ السلام بہت کمزور آدمی تھے۔ اس طرف اندھیرا تھا، اس وقت جو طریقہ کار تھا وہ یہ کہ جس کے کندھے پر صلیب ہوتا تھا۔ پولیس اسے صلیب دے دیتی تھی۔ صلیب یہوداعسکریوتی شاگرد مسیح نے اٹھار کھا تھا۔ اور پولیس نے انہیں ہی صلیب دے دی وہ چیختے رہے لیکن اس کی کسی نے نہیں مانی، وہ اسے مسیح سمجھ بیٹھے تھے۔ اس موقع اللہ تعالیٰ نے یوں فرمایا بَل رَّفَعَهُ اللَّهُ إِلَيْهِ وَكَانَ اللَّهُ عَزِيزًا حَكِيمًا۔[1] لیکن خدا نے اسے اپنے پاس اٹھایا اور خدا پیارا اور حکمت والا تھا، دین یہودیت میں یہ تھا کہ جو کوئی مصلوب ہو گا وہ لعنتی ہے اور یہ کام کیا بھی یہود ہی نے تھا اور وہ مسیح علیہ السلام کو بدنام کرنا چاہتے تھے۔ اس طرح ان کے بعد عیسائیت نے یہ عقیدہ کفارہ گھڑ لیا کہ مسیح علیہ السلام لعنتی نہیں بلکہ وہ نجات دھند ہو کر آئے ہیں اور انہوں اپنی قربانی دے کر تمام انسانیت کو ابدی گناہ سے بچا لیا، یہ ابدی گناہ کا وہ تصور دیا گیا جو حضرت آدم علیہ السلام نے پھل کھا کر کیا تھا۔ جس کی وجہ سے ان کی اولاد ہمیشہ کے لیے گناہگار ہوئی صرف حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہی تھے جنہوں نے اپنی قربانی دے کر ساری دنیا کو بچا لیا ہے۔ اب عیسائیت پر ایمان لانے کیلئے ضروری ہے وہ مسیح علیہ السلام کو نجات دہندہ سمجھے۔ یہی عقیدہ کفارہ ہے۔ جس کی اسلام میں نہایت سخت الفاظ میں رد موجود ہے۔ اسلام عقیدہ کفارہ کی بجائے عمل کرنے پر زور دیا گیا ہے۔

تعارف

سینٹ پال نے جس نئے دین کی بنیاد ڈالی وہ عقائد، اصول اور احکام میں اس دین سے مختلف تھا جو حضرت عیسیٰ نے پیش کیا تھا۔ پال کے وضع کردہ عقائد میں سے ایک بنیادی عقیدہ کفارہ ہے۔

کفارہ کا مفہوم

کفارہ کے لغوی معنی ڈھانکنے اور چھپانے کے ہیں جبکہ اصطلاح میں اس کا مفہوم یہ ہے کہ یسوع مسیح نے صلیب پر جان دے کر تمام بنی آدم کے گناہوں کو چھپالیا اور ان کی نجات کا ذریعہ بن گئے ہیں۔ الکفارہ کا مطلب گناہ کا کفارہ، صدقہ یا روزہ جو کفارہ میں ادا کیا جائے[2]

عقیدہ کفارہ کی تشریح

انسائیکلوپیڈیا آف برٹنیکا میں عقیدہ کفارہ کی وضاحت یوں کی گئی ہے۔ "کفارہ یسوع مسیح کی وہ قربانی ہے جس کے ذریعے ایک گناہگار انسان یک لخت خدا کی رحمت کے قریب ہو جاتا ہے۔ اس عقیدے کی پشت پر دو مفروضے کارفرما ہیں جس میں ایک آدم کے گناہ کی وجہ سے خدا کی رحمت سے دور ہو گیا تھا۔ دوسرا یہ خدا کی صفت کلام یعنی بیٹا انسانی شکل میں آئی تھی کہ وہ انسان کو دوبارہ خدا کی رحمت کے قریب کر دے"[3]

عقیدہ کفارہ کے متعلق مفروضات

عقیدہ کفارہ عیسائیت کا بنیادی عقیدہ ہے۔ اگرچہ بائبل میں اس کا کوئی تصور نہیں ملتا لیکن اس کے باوجود عیسائیت کا سب سے زیادہ اہمیت کا حامل عقیدہ ہے۔ اس عقیدے کی بنیاد سینٹ پال نے درج ذیل مفروضے پر رکھی ہے۔

1۔ گناہ کا آغاز

بائبل مقدس کتاب پیدائش، باب گناہ کا آغاز میں لکھا ہے: "صرف اس درخت کے پھل سے گریز کرنا جو باغ کے بیچ میں ہے۔ اللہ نے کہا اس کا پھل نہ کھاؤ بلکہ اسے چھونا بھی نہیں ورنہ تم یقیناً مروگے، بلکہ اللہ جانتا ہے جب تم اس کا پھل کھاؤ گئے تو تمہاری آنکھیں کھل جائیں گئ اور تم اللہ کی مانند ہو جاؤ گئے۔ جو بھی اچھا اور برا ہے اسے جان لوگے [4] عورت نے درخت پر غور کیا کہ کھانے کے لیے اچھا اور دیکھنے کے لیے بھی دل کش ہے۔۔۔۔۔ پھر اپنے شوہر کو بھی دیا کیونکہ اس کے ساتھ اس نے بھی کھا لیا۔ [5] کھاتے ہی ان کی آنکھیں کھل گئیں معلوم ہوا کہ ہم ننگے ہیں۔ شام کو جب ٹھنڈی ہوا چلنے لگی تو انہوں نے رب کو باغ میں دیکھا وہ ڈر کے مارے درختوں میں چھپ گئے۔ رب نے پکار کر کہا آدم تو کہاں ہے، میں نے تجھے باغ میں چلتے ہوئے سنا تو ڈر گیا کیونکہ میں ننگا ہوں کیا تو نے اس درخت کا پھل کھایا جسے میں نے منع کیا۔ [6] آیت نمبر 24 میں اس گناہ کی سزا بھی سنائی گئی ہے۔ اس لیے رب نے اسے باغ عدن سے نکال کر اس زمین کی کھیتی باڑی کرنے کی ذمہ داری دی [7]

2۔ حضرت آدم کے سزا کی معافی نہ ملنا

چونکہ آدم علیہ السلام کا گناہ نہایت سنگین تھا۔ اس لیے حضرت آدم کو دو طرح سے سزا ملی اول یہ کہ دائمی عذاب یا موت کا مستحق ہو گئے جیسا کہ کتاب پیدائش میں مذکور ہے: "اس کا پھل نہ کھاؤ ورنہ تم مر جاؤ گئے [8] دوسری سزا یہ کہ آدم کی قوت ارادی ختم کر دی گئی گناہ اس کی فطرت کا حصہ بن گئی۔

3۔ تمام انسان پیدائشی گناہگار

اب تک جتنے بھی انسان پیدا ہوئے یا آئندہ ہوں گئے وہ سب حضرت آدم و حوا کے صلب و پیٹ سے پیدا ہوں گے چونکہ یہ دونوں گناہگار تھے اس لیے ان کا اصلی گناہ تمام انسانوں میں بھی منتقل ہو گیا۔

4۔ یسوع مسیح کی مصلوبیت

اللہ کو اولاد آدم پر رحم آیا تو اس نے اپنے قانون عدل کا لحاظ رکھتے ہوئے۔ اپنے بیٹے کو اس عظیم قربانی کے لیے چنا۔ اس کو انسانی جسم کے اندر بھیجا جو اپنی قربانی پیش کرتے ہوئے خود سولی پر چڑھ کر مر گیا اور اس کی موت تمام انسانوں کی طرف کفارہ ہو گئی۔

اسلام کی نظر میں عقیدہ کفارہ کا رد

حضرت آدم علیہ السلام کے گناہ کی معافی

عقیدہ کفارہ کے متعلق عیسائیوں کا ماننا ہے کہ حضرت آدم نے شجر ممنوعہ کھا کر جو گناہ کیا تھا ان کی معافی مانگنے کے باوجود ان کا یہ گناہ معاف نہیں ہوا جبکہ قرآن مجید میں اس معاملے میں نہایت وضاحت کے ساتھ ارشاد فرمایا ہے: فَتَلَقّٰى اٰدَمُ مِن رَّبِّهٖ كَلِمٰتٍ فَتَابَ عَلَيهِ اِنَّهٗ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ۔ [9] پھر آدم (علیہ السلام) نے اپنے رب سے (عاجزی اور معافی کے) چند کلمات سیکھ لئے پس اللہ نے ان کی توبہ قبول فرمالی، بیشک وہی بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے

انسان کے پیدائشی گناہگار ہونے کا تصور:

عقیدہ کفارہ کے مطابق تمام انسان پیدائشی گناہگار ہیں۔ جبکہ یہ بات عقل اور انصاف کے بھی خلاف ہے کہ گناہ اور جرم تو ایک کرے جبکہ سزا دوسرے لوگ بھگتیں۔ قرآن مجید میں اس بات کی تردید موجود ہے کہ انسان پیدائشی گناہگار ہے کیونکہ قرآن میں ہے کہ تمام انبیاء معصوم عن الخطاہی ہیں۔ جب کی حدیث آتا ہے۔ ہر بچہ فطرت پر پیدا ہوتا ہے۔[10]

ارادہ و عمل کی آزادی اور اختیار

عقیدہ کفارہ کے ماننے والے یہ سمجھتے ہیں کہ حضرت آدم کے گناہ سے انسانوں کو عمل میں آزادی اور اختیار حاصل نہیں۔ ان سے ارادے اور عمل کی آزادی سلب کر لی گئی ہے۔ اب وہ گناہ تو اپنی مرضی سے کرسکتے ہیں لیکن نیکی اور اچھائی چاہتے ہوئے بھی نہیں کرسکتے۔ اگر یہ حقیقت ہے تو بے شمار انبیاء اور اولیا اور صلحاجو جناب مسیح سے پہلے آئے اور بائبل میں ان کی نیکی اور تقوی اور راست بازی کا تذکرہ موجود ہے۔ ان لوگوں نے کیسے نیکیاں کرلیں۔ اس تصور کی قرآن پاک بھی نفی کرتا ہے کہ انسان کو اس کے باپ آدم کی غلطی کی وجہ سے سزا دیا جائے۔۔

ساری انسانیت کے گناہوں کا کفارہ محض ایک شخص کی قربانی

عقیدہ کفارہ میں یہ ایک بنیادی شق موجود ہے۔ کہ جناب مسیح کی قربانی تمام انسانیت کے گناہوں کا کفارہ ہوگی مگر کیا ایک شخص کے گناہوں کی سزا دوسرا بھگت سکتا ہے یا ایک کے گناہ کا کفارہ دوسرا بن سکتا ہے۔ بائبل کے باب حزقیل میں اس بارے میں لکھا۔ ہر انسان کی جان میری ہے خواہ باپ کی ہو یا بیٹے کی جس نے گناہ کیا ہے۔ صرف اسی کو سزائے موت ملے گا۔[11] یہ تو بائبل کا نقطہ نظر ہے قرآن نے اس معاملے میں نہایت صراحت کے ساتھ فرمادیا :وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَىٰ[12] کوئی شخص کسی دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گا۔

حضرت عیسی علیہ السلام کو صلیب دیے جانے کی حقیقت

بائبل کے مطابق یہ بات بھی یقینی نہیں ہے کہ جناب مسیح کو صلیب چڑھایا گیا۔ اس بارے میں بھی اختلاف رائے موجود ہے برنباس نے تو واضع کر دیا کہ جناب مسیح کی جگہ یہودہ صلیب دے گئی ہے جبکہ قرآن نے بتایا ہے:وَّ قَوْلِهِمْ اِنَّا قَتَلْنَا الْمَسِيْحَ عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ رَسُوْلَ اللّٰهِ وَ مَا قَتَلُوْهُ وَ مَا صَلَبُوْهُ وَ لٰكِنْ شُبِّهَ لَهُمْ وَ اِنَّ الَّذِيْنَ اخْتَلَفُوْا فِيْهِ لَفِيْ شَكٍّ مِّنْهُ-مَا لَهُمْ بِهٖ مِنْ عِلْمٍ اِلَّا اتِّبَاعَ الظَّنِّ-وَ مَا قَتَلُوْهُ يَقِيْنًا [13]"اور ان کے اس کہنے کی وجہ سے کہ ہم نے مسیح عیسیٰ بن مریم اللہ کے رسول کو شہید کیا۔ حالانکہ انہوں نے نہ تو اسے قتل کیا، اور نہ اسے سولی دی بلکہ ان (یہودیوں) کے لئے، ملتا جلتا بنا دیا گیا اور بیشک یہ جو اس عیسیٰ کے بارے میں اختلاف کر رہے ہیں ضرور اس کی طرف سے شبہ میں پڑے ہوئے ہیں۔ سوائے گمان کی پیروی کے ان کو اس کی کچھ بھی خبر نہیں اور بیشک انہوں نے اس کو قتل نہیں کیا۔"

عقلی استدلال

عقیدہ کفارہ ایک ایسا پیچیدہ عقیدہ ہے جس کو عقل تسلیم کرنے سے انکار کرتی ہے۔ اور کوئی بھی ذی حوش انسان اس قسم کے عقیدہ کو تسلیم نہیں کر سکتا۔ اس لیے کچھ عیسائی حضرات جو فہم دانش رکھتے ہیں۔ انہوں نے بھی اس عقیدے کو غلط خیال کیا۔ کیونکہ عیسائیت میں ہے، بائبل میں ”جو انسان ایسا گناہ کرے جس سے جو اس کی موت کا سبب ہو اسے تختہ دار پر زیادہ دیر رکھنے کی بجائے فوراً دفن کر دینا چاہیے کیونکہ وہ ملعون من اللہ ہے،“[14] دوسری طرف عیسائیت کا یہ عقیدہ ہے حضرت عیسی علیہ

السلام کی موت مصلوب ہونے سے ہوئی لیکن اس کی توجیہ یہ کرتے ہیں کہ انہوں نے مصلوب ہو کر تمام بنی نوع انسان کی گناہوں کا کفارہ ادا کر دیا۔[15] اس عقیدہ کو اپنانے کی اصل وجہ صرف یہ ہوئی کہ عیسی مسیح کے مصلوب کیے جانے کی کے معاملے میں انہوں نے یہودیوں کی بات پر اعتماد کیا۔ کیونکہ انہوں نے ہی انہیں مصلوب کیا تھا چونکہ مصلوب ہونے کی وجہ سے وہ عہد نامہ قدیم کی روسے مستحق لعنت خداوندی بنے تھے اس لعنت کا داغ دور کرنے کے لیے انہوں نے کفارہ ذنوب کا عقیدہ تراشا[16]

آدم وحوا کی سزا

اگر یہ مان لیا جائے کہ آدم وحوا کو سزا مل گئی تھی۔ تو وہ سزا کیا تھا۔ پیدائش میں لکھا ہے۔ پھر خدا عورت سے مخاطب ہوا اور کہا کہ جب تو امید سے ہوگی تو میں تیری تکلیف کو بہت بڑھاؤں گا۔ جب تیرے بچے ہوں گے تو تو شدید درد کا شکار ہوگی۔ تو تو اپنے شوہر کی تمنا کرے گی۔ لیکن وہ تجھ پر حکومت کرے گا۔ آدم سے اس نے کہا تو نے اپنی بیوی کی بات مانی اور اس درخت کا پھل کھایا۔ جسے کھانے سے میں نے منع کیا تھا۔ اس لیے زمین تیرے سبب لعنتی ہوئی اور تجھے خوراک حاصل کرنے کے لیے عمر بھر محنت کرنی پڑے گی۔[17] اب اول تو انسان کو گناہگار نہیں ہونا چاہیے کہ آدم نے اللہ کو تجویز کردہ سزا پوری کر لی ہے اگر مان بھی لیا جائے کہ مسیح پر ایمان لانے سے پیدائشی گناہ دھل جاتے ہیں تو پھر دیگر مذاہب کی طرح مسیحیت کی پیروکار عورتوں اور مردوں کو مندرجہ بالا سزا پوری کیوں کرنا پڑرہی ہے یہ دلیل بھی عقیدہ کفارہ کو غلط قرار دیتی ہے۔

عیسی علیہ السلام کا اپنی قربانی سے لاعلم کیوں

اگر عیسی علیہ السلام خدا کے بیٹے تھے اور دنیا میں قربانی کی خاطر آئے تھے تو وہ اپنی قربانی سے لاعلم کیوں تھے اور یہود کی طرف سے قتل کیے جانے کے منصوبے کو سن کر ان کو فطری اضطراب کیوں لاحق ہوا تھا جو ان کی اس دعا سے ظاہر ہوتا ہے کہ اے باپ اگر تو چاہے تو یہ پیالہ (موت) مجھ سے ہٹالے۔ جب دعا سے فارغ ہو کر کھڑا ہوا اور شاگردوں کے پاس واپس آیا اور تو دیکھا کہ وہ غم کے مارے سوگئے ہیں۔ اس نے ان سے کہا۔ تم کیوں سورہے ہو؟ اٹھ کر دعا کرتے رہو تا کہ آزمائش میں نہ پڑو[18] غور کرنے کی بات ہے کہ کفارہ سے قبل تمام حواری اور شاگرد بھی گناہگار تھے جبکہ مسیح خود خدا تھے تو خدا کو اپنے مصائب دور کرنے کے لیے گناہگاروں سے دعا کی التجا کیوں کرنی پڑی۔

عقیدہ کفارہ اور عمل کی اہمیت

عیسائیت میں عقیدہ کفارہ کو بہت زیادہ اہمیت حاصل ہے لیکن بائبل کے مطابق نجات کے لیے عمل ضروری ہے اگر واقعی عمل کرنا ضروری ہے تو عقیدہ کفارہ کی کیا اہمیت ہے آیئے بائبل کو دیکھتے ہیں۔ لعنت ہے اس پر جو شریعت کی باتوں پر عمل نہ کرے سب کہیں آمین[19] دراصل بائبل کی تعلیمات میں عقیدہ کفارہ نہیں ہے اور یہ تعلیمات جو کفارہ کے سینٹ پال نے خود گھڑے ہیں۔ مزید انجیل مقدس میں آتا ہے: "جب تم میرے کہنے پر عمل نہیں کرتے تو کیوں مجھے خداوند کہتے ہو، جو کوئی میرے پاس آتا ہے اور میری باتیں سن کر ان پر عمل کرتا ہے۔ میں تمہیں بتاتا ہوں کہ وہ کس کی مانند ہے وہ اس آدمی کی مانند ہے جس نے گھر بناتے وقت زمین گہری کھود کر چٹان پر بنیاد رکھی، جب طوفان آیا اور سیلاب اس گھر سے ٹکرایا تو اسے ہلا نہ سکا کیونکہ وہ بہت مضبوط بنا ہوا تھا۔ لیکن جو سن کر عمل میں نہیں لاتا وہ اس آدمی کی مانند ہے جس نے زمین پر گھر کو بے بنیاد بنایا۔ جب سیلاب اس پر زور سے آیا تو وہ فی الفور گر پڑا اور وہ گھر بلکل برباد ہوا[20] اس عقیدہ کفارہ پر عمل کرتے ہوئے ایک عیسائی کو عمل اور شریعت سے آزاد ہونا ہوتا ہے۔ اسلام میں اس کے برعکس ایمان کے ساتھ عمل کو ضروری قرار دیا گیا ہے۔

خلاصہ کلام

عقیدہ کفارہ عیسائیت کے بنیادی عقائد میں سے ایک ہے جس کی بنیاد سینٹ پال نہیں رکھی ہے جس کے مطابق عیسائیت وہ ملت ہو گی جو جنت میں جائے گی، باقی اقوام عیسائیت کے عقیدہ کفارہ کا منکر ہو کر گناہگار ہے جو کہ حضرت کے گناہ کی وجہ سے ہے ۔ دنیا کا کوئی بھی شخص اس گناہ سے بری نہیں ہو سکتا سوائے وہ عیسائی جو یہ عقیدہ رکھتا ہے کہ حضرت عیسی علیہ السلام کی قربانی کی وجہ سے وہ گناہوں سے پاک ہو گئے ہیں ۔ یوں تو اس عقیدے کا بہت زور ہے لیکن پھر اس عقیدے کا انجیل مقدس میں نام ونشان بھی نہیں ۔ اسلام عیسائیت کے بعد آیا ہے ۔ اس نے اس عقیدے کا شدید رد کیا ہے جس کے دلائل درج کیے گئے ہیں۔ اسلام حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے مصلوبیت کو رد کرتا ہے اور یہ تعلیم دیتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو آسمان کو آسمان پر اٹھالیا ہے۔ جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام مصلوب ہی نہیں ہوئی تو قربانی کا بقرہ بننے کی کوئی وجہ نہیں ہو سکتی۔

References

[1] Al-Nisa 4:158.
[2] Loes Malof, Al-Munjad Arbi Urdu(Lahore: Afzal sharif publications):760.
[3] Encyclopedia Britannica 651.
[4] Kitāb-e-Muqaddas, Paidāish (Lahore: Maktaba-e-jaded press,2015), 3:3.
[5] Kitāb-e-Muqaddas, Paidāish , 3: 7.
[6] Kitāb-e-Muqaddas, Paidāish , 8:12.
[7] Kitāb-e-Muqaddas, Paidāish , 3:24.
[8] Kitāb-e-Muqaddas, Paidāish , 3:4.
[9] Al-Baqara 2: 37.
[10] Muslim, Saīiḥ Muslm, 6755.
[11] Kitāb-e-Muqaddas, Paidāish 7:18.
[12] Al-Fatir 18:35.
[13] Al-Nisa 4:157.
[14] Kitāb-e-Muqaddas, Paidāish 2.1
[15] Mawlanaula Anees Fallāhī, ,Mazahib-e-Alam, 142.
[16] mulana anees falahi ,Mazahib alam143.
[17] Kitāb-e-Muqaddas, Paidāish 3:3,17.
[18] Kitāb-e-Muqaddas, Luke, 35:22:46.
[19] Kitāb-e-Muqaddas ,Estasna:27:26.
[20] Kitāb-e-Muqaddas Luke, 6:46-49.